اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور

یوم شنبہ (ہفتہ)
۱۸ر صفر ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ر

جلد ۳ | ۱۰ر فتح ۱۳۲۸ھش | ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۸۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ر دسمبر۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ آج عام بے چینی اور دل میں گھبراہٹ کے باعث طبیعت زیادہ خراب رہی۔ محترم نواب صاحب کو بستر علالت پر لیٹے ہوئے دس ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کی انگلستان سے کامیاب مراجعت
لاہور ریلوے اسٹیشن پر پرتپاک خیر مقدم

لاہور ۹ر دسمبر کل بروز جمعرات ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ولایت سے سرجری کی اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کے بعد لاہور واپس تشریف لائے۔ ریلوے اسٹیشن پر ایک بڑے مجمع نے آپکا استقبال کیا۔ اس مجمع میں لاہور کے معززین اور ڈاکٹر پیشہ اصحاب کرنل غلام احمد خاں و بیگم خاں۔ میاں تصدق حسین و بیگم سلمیٰ تصدق حسین خاں بہادر و بیگم محمد لطیف قریشی، مسٹر نسیم حسن ایڈ و ائزر تعلیم و جمالیات مغربی پنجاب شیخ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ ڈاکٹر عبد الغنی بھٹی۔ ڈاکٹر محمد عبد الحق۔ ڈاکٹر اعجاز الحق ڈاکٹر [illegible] یوسف سابق پرنسپل آرٹ سکول۔ میاں محمد حسن ، اور پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب شامل تھے

ڈاکٹر مسعود احمد صاحب انگلستان سے سرجری کا چوٹی کا امتحان یعنی ایف۔ آر۔ سی۔ ایس پاس کر کے اور جنرل سرجری کی عملی مشق کر کے واپس آئے ہیں۔ آپ لاہور کے مشہور آنکھ ناک کان وغیرہ کے سرجن خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کے بڑے لڑکے اور حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم کے جو تاحیات امرتسر کی جماعت کے امیر تھے پوتے ہیں (نامہ نگار)

کشمیر کے متعلق قبائلی ملکوں کی طرف سے تشویش کا اظہار

پشاور ۹ر دسمبر۔ وزیر اعظم پاکستان ڈاکٹر لیاقت علیخاں آج ورسک تشریف لے گئے۔ جو پشاور سے بیس میل کے فاصلے پر ہے۔ سرحد کے گورنر اور وزیر اعظم بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ورسک میں خیبر کے پولیٹیکل ایجنٹ اور قبائلی ملکوں نے آپ کا استقبال کیا۔ قبائلی سرداروں نے آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ قبائلی اسباب کو انتہائی تشویش کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہندوستان استصواب سے گریز کرنے میں عجیب وغریب ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے۔ ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے انہیں جواب دیتے ہوئے بتایا کہ پاکستان قبائلیوں کے جذبات سے پوری طرح باخبر ہے کشمیر کا معاملہ اس وقت سلامتی کونسل کے سامنے ہے۔ آپ لوگوں کو اس کا انتظار کرنا چاہیئے۔ یہ یقین رکھئے کہ پاکستان اسباب کی کبھی اجازت نہ دے گا۔ کہ ہندوستان طاقت کے بل پر کشمیر پر قبضہ جما بیٹھے۔

پاکستان کی صنعتی ترقی میں مصر کی دلچسپی

قاہرہ ۹ر دسمبر۔ مصر پاکستان کی صنعتی ترقی میں بہت دلچسپی لے رہا ہے۔ چنانچہ آج مصر کے مشہور کارخانے دار صبا پاشا حبشی نے کہا ہے کہ مصر پاکستان میں پٹ سن کے متعلق صنعتی ترقی کی رفتار کا نہایت دلچسپی سے مطالعہ کر رہا ہے۔ وہ اسبارے میں خلوص دل سے پاکستان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ پٹ سن سے تیار ہونے والی اشیاء بنانے کے لئے پاکستان میں ایک کارخانہ قائم کرنے کی سکیم بنائی گئی ہے یہ کارخانہ مصر اور پاکستان کی مشترکہ ملکیت ہوگا۔ کارخانے کی جدید ترین مشینوں سے آراستہ کیا جائے گا۔

کمیشن نے کشمیر کا معاملہ ثالثی کے ذریعہ حل کرنے کی تجویز پیش کی ہے
لیک سکسیس کے سیاسی حلقوں کی قیاس آرائیاں

لیک سکسیس ۹ر دسمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے لیک سکسیس کے باخبر حلقوں کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ اگر کشمیر کے بارے میں دونوں حکومتوں کے درمیان مصالحت کرانے میں کامیابی نہ ہو سکی تو پھر اتحادی قوموں کے منشور کی دفعہ ۳۳ کے ماتحت ثالثی کا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ثالثی کو محدود رکھنے کے لئے امیر البحر چسٹر ولیم نمٹز کو ہی یہ فرض سرانجام دینے کے لئے مقرر کر دیا جائے۔ اور ساتھ ہی اس امر کی بھی تصریح کر دی جائے کہ ان کو کن کن امور کے بارے میں فیصلہ دینا ہے کشمیر کمیشن کی رپورٹ کا خلاصہ لیک سکسیس پہنچ گیا ہے۔ لیکن اسکے متعلق ابھی انتہائی رازداری برتی جا رہی ہے۔ ولیم نمٹز نے کہا ہے کہ میں رپورٹ کا خلاصہ دیکھ چکا ہوں۔ لیکن فی الحال اسکے متعلق اپنی رائے کا اظہار مناسب نہیں سمجھتا۔

کہا جاتا ہے کہ رپورٹ میں کمیشن نے پہلے تو یہ بتایا ہے کہ کمیشن نے مصالحت کی کیا کیا کوششیں کیں اور اسے انہیں کس طرح ناکامی ہوئی۔ پھر یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اب اس معاملے کو محدود ثالثی کے ذریعہ سلجھانے کی کوشش کی جائے اور اگر یہ کام امیر البحر نمٹز کو ہی سونپا جائے تو بہتر ہے۔

پاکستان کو صنعتی بنانے کیلئے ضروری ہے کہ ٹیکنیکل ماہرین کی شدید قلت کو جلد دور کیا جائے
انجنیئرنگ کالج کے اسٹاف اور طلباء سے گورنر جنرل کا خطاب

لاہور ۹ر دسمبر۔ آج صبح میکلیگن انجنیئرنگ کالج کے اسٹاف اور طلباء سے خطاب کرتے ہوئے ہز ایکسی لنسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے فرمایا۔ پاکستان حقیقی معنوں میں اس وقت تک خوشحال نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وسیع پیمانے پر ملک کو صنعتی نہ بنا دیا جائے اور یہ تبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ بڑی بڑی صنعتوں کو چلانے کے واسطے ہمیں صنعتی اعتبار سے تربیت یافتہ افراد برابر میسر آتے چلے جائیں"

تقریر جاری رکھتے ہوئے ہز ایکسی لنسی نے فرمایا۔ ہمارے ملک میں ٹیکنیکل ماہرین کی شدید قلت ہے اور ماہرین کی یہ کمی ہی ملک کو فوری طور پر صنعتی بنانے میں ایک زبردست روک بنی ہوئی ہے۔ اس قلت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ آزادی سے قبل نظام تعلیم میں ٹیکنیکل تعلیم کو نظر انداز کیا جاتا رہا۔ ہماری یونیورسٹیاں سائنس اور انجنیئرنگ کی تعلیم دینے کی بجائے محض کوری ادبی تعلیم کے دلدادہ نوجوان پیدا کرنے پر اکتفا کرنے کی عادی تھیں۔ مجھے خوشی ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں نے پاکستان کے ملکی مفاد کے پیش نظر ٹیکنیکل تعلیم کی اہمیت کو سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ بیرونی ماہرین کی امداد پر ہم ایک حد تک ہی حصر کر سکتے ہیں۔ اصل علاج یہی ہے کہ ہم اپنے آدمیوں کو ہر قسم کی فنی تعلیم سے آراستہ کر کے انہیں صنعتی علوم کا ماہر بنائیں تا ہمیں دوسروں کا دست نگر نہ ہونا پڑے۔ آپ نے کالج کی روز افزوں ترقی پر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اسٹاف اور طلباء کو مزید ترقی کے بارے میں بعض نصائح بھی فرمائیں۔ تقریر سے قبل آپ کو کالج کے مختلف شعبوں کا معائنہ بھی کرا دیا گیا تھا۔ جسمیں آپ نے خاص دلچسپی کا اظہار فرمایا

گورنر جنرل نے آج صبح انجنیئرنگ کالج کے علاوہ "مغربی پنجاب پولٹری فارم اور" ملٹری ڈیری فارم کا بھی معائنہ کیا۔ اور متعلقہ افسران سے پرندوں کی بیماریوں اور دیگر امور کے متعلق تبادلہ خیالات فرمایا۔ (اسٹاف رپورٹر)

سعودی عرب کا وفد لاہور آ رہا ہے

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۹ر دسمبر۔ سعودی عرب ڈیلیگیشن کے چھ ارکان جنہوں نے حال ہی میں کراچی میں بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس میں شرکت کی تھی ۱۳ر دسمبر ۱۹۴۹ء کی شام کو ۷ بجکر ۴۰ منٹ پر لائلپور سے بذریعہ ریل لاہور پہنچ رہے ہیں۔ مندوبین لاہور میں ایک رات قیام کریں گے۔ فلیٹیز ہوٹل میں انکے ٹھہرنے کا انتظام کیا گیا ہے اور ۱۴ر دسمبر کی شام کو ۸ بجکر ۵ منٹ پر پاکستان میل پر سوار ہو کر پشاور روانہ ہو جائینگے۔ لاہور میں یک روزہ قیام کے دوران میں معزز مہمان اریگیشن انسٹیچیوٹ اینڈ ورکشاپ ویٹرنری کالج۔ پنجاب یونیورسٹی اور دیگر تاریخی جگہیں ملاحظہ کرینگے مسلم لیگ کے سیکرٹری باشندگان لاہور سے اپیل کی ہے کہ وہ اسٹیشن پر معزز مہمانوں کا استقبال کریں

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے لواپہ ٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا
ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مفکرِ احرار چوہدری افضل حق کی دو رائیں

جماعت احمدیہ کے متعلق

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا ... مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے آگے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا۔ تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(فتنہ ارتداد اور پولٹیکل قلابازیاں صفحہ ۴۶)

جماعت احرار کے متعلق

"کسی احرار لیڈر کو یہ کہتے نہیں سنا کہ مسلمانو! تم بھی اپنے دینی اور تبلیغی فرض کو ادا کرو اور غیر مسلموں میں اسلام کا تحفہ پیش کرو۔ اور احرار ہی ہیں۔ جن کے متعلق عام گمان ہے کہ وہ اسلام کے بہترین مبلغ اور جادو بیان ہیں۔ جب ان کا یہ حال ہے تو دوسروں سے کیا توقع۔ جن سے عمر بھر آواز نہیں سنی کہ مسلمانو! اسلام کا تحفہ غیر مسلموں تک پہونچانا بڑی سعادت اور بہترین خدمت ہے۔ ہم نے ہزاروں تبلیغی جلسے کئے ہونگے۔ مگر کبھی کسی ایک میں بھی مسلمانوں سے براہ راست اپیل نہیں کی گئی۔ کہ اپنی اپنی بستیوں کے غیر مسلم لوگوں میں اس دین کی جو دنیا میں بہترین پروگرام پیش کرتا ہے تبلیغ کریں۔"

(خطبات احرار ص ۷۴-۷۵)

مجلس احرار روزنامہ "سیاست" کے آئینہ میں

"پنجاب کی وہ لعنت جس کا نام جماعت احرار ہے نہ کام کرتی ہے۔ اور نہ کسی کو موقعہ دیتی ہے کہ وہ کوئی کام کرے۔"

سیاست ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء

تحریک جدید کے وعدے جلد ارسال فرمائیں!

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پہلے دن سے تحریک جدید کے بارے میں ارشاد ہے کہ

"یہ تو طوعی چندہ ہے۔ ہر شخص کی اپنی مرضی اور خوشی پر ہے کہ اس میں شامل ہو۔ لیکن اگر شخص صاحب توفیق ہے اور اس کے دل میں خدا کی محبت اور اسلام کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے تو طوعی کہنا تو الگ رہا اگر لوگ اس کے راستہ میں روک بن کر کھڑے ہو جائیں۔ تب بھی وہ رستہ نکال کر ضرور اس میں حصہ لے گا کیونکہ اس کے دل میں جو محبت خدا تعالےٰ کی پائی جاتی ہوگی اس محبت کی وجہ سے کوئی چیز اس کو اسلام کی خدمت کرنے سے روک نہیں سکے گی۔"

آپ نے ۲ دسمبر کے اخبار الفضل میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جو تحریک جدید کے دفتر اول کے سولہویں سال اور دفتر دوم کے سال ششم کے لئے ہے پڑھ لیا ہوگا۔ سابقون الاولون میں وعدہ کرتے وقت شامل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ حضور کی آواز کان میں پہنچتے ہی فوری آپ اپنا وعدہ گذشتہ سال سے بہر حال اضافہ کے ساتھ حضور کی خدمت میں پیش کریں اور نہ صرف اپنا وعدہ ہی پیش کریں بلکہ دوسرے احمدیوں کو بھی اس جہاد میں جلد تر شامل ہونے کی تحریک کریں۔

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ ڈگری حکیم سردار محمد صاحب سندھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے پندرھویں سال کے وعدے ادا ہو چکے ہیں الحمد للہ! آئندہ سال کے لئے نہایت کوشش سے احباب نے وعدے لئے ہیں۔ اور سب دوستوں نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے مخلصانہ رنگ میں اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد مبارک پر لبیک کہتے ہوئے وعدے لکھوائے ہیں۔ وعدوں کی فہرست حضرت اقدس کے حضور ارسال کر دی ہے۔ انشاء اللہ وعدوں کی وصولی کی بھی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزا

جماعتوں کے کارکنوں کو وعدوں کی فہرستیں فوری طور پر ارسال کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تا وہ وعدہ کرنے میں بھی سابقون الاولون میں آئیں۔

وکیل المال تحریک جدید

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ربوہ میں

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بمقام ربوہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ احباب کثرت سے شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواست دعا

مکرم جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب پشاور سے تحریر فرماتے ہیں۔

میری عام صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے۔ مرض فالج میں بھی افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ ہاتھ میں کسی قدر اصلاح محسوس ہوتی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ جلسہ سالانہ سے قبل میں معہ اہل و عیال مستقل رہائش کے لئے ربوہ پہونچ جاؤنگا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ بخیریت ربوہ پہونچنے اور خدمت دین کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۰ دسمبر ۱۹۴۹ء

نبوت کی قوت مقناطیسی

بعد حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام اجرائے نبوت کے مخالف ایک یہ بھی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اگر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی آنے والے نبی پر ایمان لایا جائے تو اس سے اس دلی لگاؤ میں جو حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ کے ساتھ ہونا چاہیئے فرق آجاتا ہے "کیونکہ جب نیا نبی آئے گا۔ تو لامحالہ وہ نئے گروہ کی بنیاد رکھے گا۔ نئی عصبیتوں کو اجاگر کریگا۔ اور توجہات و وابستگی کے پرانے مرکزوں سے لوگوں کو ہٹا کر ان کا رخ اپنی طرف موڑ لیگا۔"

یہ اعتراض واقعی اس وقت صحیح ہوگا۔ اگر بعد میں آنے والا نبی اپنی کوئی نئی شریعت لائے اپنا کوئی ایسا گروہ بنانا چاہے جو اس گروہ سے متخالف ہو جو پہلے نبی نے فی الحقیقت بنایا ہو۔ پہلی تعلیم پر کوئی کمی یا بیشی کی ہو یا اس صحیح لائحہ عمل سے جو پہلے نبی کی تعلیم مقرر کرتی ہے جزئیات میں یا اصولوں میں کوئی انحراف یا ترمیم کی گئی ہو۔ یا ایسی نئی نئی عصبیتیں اجاگر کی جائیں۔ جو ان عصبیتوں سے الگ ہوں۔ جو پہلے نبی نے اجاگر کی ہوں۔ یا وہ توجہات و وابستگی کے صحیح پرانے دینی مرکزوں سے ہٹا کر لوگوں کا رخ اپنی طرف موڑے۔ ایسا نبی واقعی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا۔ لیکن اگر بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی ہی کی آوردہ شریعت کو اس کی تمام جزئیات کے ساتھ از سر نو زندہ کرے۔ اپنا کوئی ایسا گروہ نہ بنائے۔ جو اس صحیح گروہ سے متخالف ہو جو پہلے نبی نے بنایا ہو۔ پہلے نبی کی تعلیم میں سرمو تبدیلی یا ترمیم نہ کرے۔ انہی عصبیتوں کو اجاگر کرے۔ جو پہلے نبی نے اجاگر کیں۔ اور توجہات و وابستگی کے حقیقی مرکزوں سے نہ موڑے بلکہ اپنی ذات کو ان مرکزوں کی راہ نمائی کرنے والے کے طور پیش کرے۔ تو آنحضرت کے بعد ایسے نبی کے آنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔

دوسرے لفظوں میں جس نبی کا منتہائے مقصود ہی یہ ہو۔ کہ وہ صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں بلند کرے گا۔ جس کا منتہائے مقصود ہی یہ ہو۔ کہ وہ از سر نو اسی قسم کا صالح گروہ بنائے گا۔ جس قسم کا صالح گروہ نبی کریمؐ نے بنایا تھا۔ اگر اللہ تعالےٰ ایسے وقت میں جب کہ آنحضرت صلعم کا جھنڈا سرنگوں ہو رہا ہو۔ جبکہ قرآن کریم دلوں سے اتر چکا ہو۔ جبکہ ادیان باطلہ کی چاروں طرف سے دین حق پر یورش ہو رہی ہو۔ جب وہ صالح گروہ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا تھا مفقود ہو چکا ہو۔ اگر اللہ تعالےٰ ایسے وقت میں اسلام کی فتح کے لئے اپنا کوئی جرنیل مقرر کرے۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ ہمیں نہیں سمجھ آتی کہ اللہ تعالےٰ کا یہ اختیار کیوں چھینا جا رہا ہے۔

بے شک اللہ تعالےٰ نے اپنا مکمل دین قرآن کریم کی صورت میں دنیا کو دے دیا ہے۔ اس نے شریعت بے شک مکمل کر دی ہے۔ لیکن شریعت کے مکمل ہونے سے یہ کس طرح لازم آتا ہے۔ کہ شریعت کی اشاعت کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے جن ذرائع کی ضرورت ہے وہ بھی ختم ہو گئے ہیں۔ بے شک اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک مکمل اسوۂ حسنہ بنا کر دنیا میں بھیجا۔ بے شک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم پر پورا عمل کر کے دکھا دیا۔ اور آپکی راہ نمائی میں دیگر سعید روحوں نے بھی قرآن کریم کی تعلیم کو اپنایا۔ لیکن اس سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ آپ کے بعد اسی اسوۂ حسنہ کو از سر نو دنیا کے سامنے اسی پہلے اسوۂ حسنہ کے نمونہ پر پیش کرنے والا انسان اللہ تعالےٰ دنیا میں نہیں بھیج سکتا۔ جو از سر نو ویسا ہی گروہ بنائے۔ جیسا کہ پہلے بنایا گیا تھا۔ جو اس تعلیم کو پھر اسی طرح دنیا میں پھیلائے۔ جس طرح پہلے گروہ کے ذریعہ پھیلائی گئی تھی۔

جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں وہ نبوت کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اگر ہم قرآن کریم کے ان دو فقروں پر تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض اور لا نفرق بین احد من رسلہ پر غور کریں۔ تو آسانی سے نبوت کی حقیقت سمجھ میں آسکتی۔ ان دو بظاہر متضاد فقروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض باتیں ایسی ہیں۔ جو سب انبیاء میں مشترکہ ہیں ان ہی باتوں میں سے ایک وہ قوت بھی ہے جس کو مولوی محمد حنیف صاحب فلعلی سے نعوذ باللہ مسیح موعود علیہ السلام کا "ادعا اور لاف زنی" فرماتے ہیں۔ اور جس کو انہوں نے مسیح موعود علیہ السلام کی دوسروں کے مقابلہ میں کامیابی کا راز بتایا ہے دراصل یہ نبوت کی بنیادی مقناطیسی قوت ہے۔ جو اس حق الیقین کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جس طرح مقناطیس مٹی میں ملی ہوئی لوہے چون کو چن لیتا ہے۔ اسی طرح نبی نبوت کی اس قوت سے سعید روحوں کو عوام سے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور اسی قوت کی وجہ سے جس طرف وہ رخ کرتا ہے کامیاب آتا ہے۔ دوسروں کے مقابلہ میں مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی کا بھی راز یہی ہے۔ یہی مقناطیسی قوت ہے۔ جو تمام انبیاء علیہم السلام میں مشترک ہوتی ہے اور جس کی وجہ سے ان کو عام مصلحوں پر فوقیت ہوتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ اسلام کا صرف نام رہ گیا ہے۔ اور قرآن کریم صرف رسم بن گیا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے کو اپنے سے ہمکلام کر کے اس میں وہ مقناطیسی قوت پیدا کر دے۔ جس سے وہ اسلام کا شعلہ از سر نو دلوں میں بھڑکا دے۔ تو ایسے بندۂ خدا کا وجود مفید ہوگا یا نقصان دہ؟ دوسرے عام مصلحوں کے مقابلہ میں مسیح موعود علیہ السلام کی بے نظیر کامیابی جس کا اعتراف دشمنوں کو بھی بادل ناچار کرنا پڑتا ہے ظاہر کرتی ہے۔ کہ آپ میں یہ مقناطیسی قوت موجود تھی۔ مگر دشمن اسے ادعا اور لاف زنی کہتا ہے۔

معتبر ثانی

پچھلے دنوں احراریوں کی جو کانفرنس لاہور میں ہوئی تھی۔ اس میں اخبار "زمیندار" کو یہ خراج تحسین ادا کیا گیا تھا۔ کہ احمدیت کے خلاف افترا پردازی میں احراریوں کا ساتھ اگر کسی نے دیا ہے تو زمیندار نے ہی دیا ہے۔ یہ بات درست ہے کیونکہ اخبارات میں سے احمدیت کے خلاف افترا پردازی میں کسی کو "آزاد" کا حریف ہونے کا اگر کوئی فخر حاصل ہے تو وہ ظفر علی خان صاحب کے زمیندار ہی کو حاصل ہے۔ چنانچہ اب بھی احراری افترا تراشوں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور ضلع گورداسپور کے متعلق جو افترا تراشی ہے۔ اسکو بھی زمیندار نے ہی اپنے مقالہ افتتاحیہ کی زینت بنایا ہے "آزاد" سے اس افترا کا متن نقل کرنے کے بعد وہ خود تسلیم کرتا ہے کہ

بظاہر یہ انکشاف بعید از حقیقت معلوم ہوتا ہے لیکن

چونکہ گھر سے آیا ہے معتبر ثانی اسلئے "بعید از حقیقت بھی قریب الفہم ہو جائے تو عجب نہیں"۔

اس معتبر ثانی نے تقسیم کے متعلق جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ ان کا ذکر خود زمیندار کی زبانی سنیئے اور سر دھنیئے۔

"ہمارے خون کا قطرہ قطرہ مجلس احرار اسلام اور اسکے زعما کی بیدردی اور لاپرواہی کی داستان ہے۔ ہمارے خون کی واحد ذمہ داری مجلس کے سر ہے اور بس"

(زمیندار ۱۳ جنوری ۱۹۴۷ء)

آج اڑھائی سال کے بعد ایک بعید از حقیقت افترا جب اسی مجلس احرار اسلام کے زعما تراشتے ہیں تو طبعی مناسبت کی وجہ سے ظفر علی خان کا افترا پرداز روزنامہ ہی اسکو اپنے اہم ترین کالموں کی زینت بناتا ہے۔ سچ ہے

دلی را دلی مے شناسد

روزنامہ زمیندار اپنا چہرہ آئینہ میں ملاحظہ فرمائے

"جب احرار نے اسلام کا ساتھ چھوڑا تو نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں کوئی مسلمان مونہہ نہیں لگاتا۔ اب وہ مسلمانوں کی نظروں سے گر گئے ہیں۔ ان کا ذلت گاہ بدتر از گناہ ہے۔ جو اخبارات احرار کی حمایت اور تائید کرتے ہیں۔ وہ ضمیر فروشی سے کام لیتے ہیں۔"

(بحوالہ اخبار لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۳۵ء)

کرنل محمد اوصاف علی خانصاحب کی وفات

نواب محمد علی خان صاحب کے خالہ زاد بھائی اور برادر نسبتی اور نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے ماموں کرنل محمد اوصاف علی خان صاحب (سی آئی۔ ای) پرسوں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مرحوم کی کوٹھی پر تشریف لے جا کر نماز جنازہ خود پڑھائی۔ اور جنازہ کو کندھا دیا قبرستان تک حضور ساتھ تشریف لے گئے۔ اور دفن کروا کر واپس تشریف لائے۔

مرحوم مکرم خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب رامپوری کے داماد تھے۔ احباب دعائے مغفرت و بلندی درجات فرمائیں۔

ہماری ہجرت گاہ اور قیام پاکستان (۳)

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

غرض یہ وہ مبارک قدم تھا۔ جو سانپ کے گڑھے میں رکھا گیا۔ جس کے بعد اس سانپ نے گڑھے سے نکلنا شروع کیا۔ نہرو رپورٹ پر آپ کا مشہور و معروف تبصرہ اس قدم مبارک کی ابدی تاریخی یادگار ہے۔ جو اکتوبر ۱۹۲۸ء میں شائع ہوئی۔ اور جس نے مسلمانوں کی بینائی میں کاجل کا سا کام دیا۔ ہندو نژاد سیاسی ناگ کو دکھایا۔ اور اس سے بچنے کی تدابیر اختیار کرنے میں مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی۔ واقعات نے بتایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خواب میں مبارک احمدؓ سے مراد پسر موعود کی ذات بابرکات تھی۔ جسے خدا تعالیٰ کی وحی میں کلمۃ تمجید اور کلید فتح و ظفر کا نام دیا گیا۔ اور کہا گیا تھا۔ کہ اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ جب اسی مبارک احمدؓ کو خواب میں دیکھا گیا۔ کہ اس نے سانپ کے گڑھے میں قدم رکھا۔ تو اس وقت محسوس ہوا۔ کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں ہی ہے۔ قدم رکھنے پر اس نے حرکت کی۔ اور باہر نکلنا شروع کیا۔ قدم رکھنے سے مراد سیاسی قسم کا دخل ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر موقعہ پر مسلمانوں کی بہبودی کی خاطر دیا ہے۔ اس سے کانگرس بھی بگڑ گئی۔ اور انگریز بھی۔ دونوں نے چاہا۔ کہ دخل نہ دیا جائے۔ مگر آپ اپنا وہ فرض جو خدا تعالیٰ نے آپ پر عاید کیا تھا۔ ہر موقعہ پر باحسن وجوہ انجام دیتے رہے۔ اور اس امر میں آپ نے کسی مخالفت کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ اگر آپ شملہ میں مسلمان لیڈروں کو اپنے ہاں مدعو نہ فرماتے۔ اور جداگانہ انتخاب کی طرح ڈال کر ان کو اپنا ہم خیال و ہمنوا نہ بناتے۔ تو وہ دہلی والی کانفرنس کی طے کردہ پالیسی پر ہی جو مشترکہ انتخاب کے حق میں تھی۔ قائم رہتے۔ اور پھر نہ مسلمانوں کو اٹھنے کا موقعہ ملتا۔ اور نہ یہ پاکستان وجود میں آتا۔ پاکستان اسی لئے معرض وجود میں آیا۔ کہ قوم کے تمام لیڈروں پر فرداً فرداً واضح کر دیا گیا تھا۔ کہ ہندو سرمایہ داری اور ہندو سیاسی اقتدار و غلبہ سے ان کی مخلصی کی راہ اب صرف یہی ہے۔ کہ وہ جداگانہ جدوجہد کی مہم شروع کریں۔ مخلوط انتخابات کو قبول کر لینا ایسا مضرت رساں امر ہے۔ جو مسلمانوں کی سیاسی ہستی کو بالکل تباہ و برباد کر ڈالیگا۔ اس وقت تو قائد اعظم اپنی رائے پر قائم رہے۔ مگر جلدی ہی یہ حقیقت ان پر آشکارا ہوگئی۔ جب انہوں نے چودہ نکات پر مشتمل اپنے مطالب مہاتما گاندھی کے سامنے پیش کئے۔ اور وہ ٹھکرا دیئے گئے۔ تو انہیں کانگرس سے اپنی بیزاری اور علیحدگی کا اعلان کرنا پڑا۔ بلکہ اپنوں اور بیگانوں دونوں سے مایوس ہو کر انگلستان چلے گئے۔ اور کانگرسی مہاتما کے بارہ میں ان کا یہ نظریہ قائم ہوا۔ کہ اگر وہ کاغذ پر لکھ کر بھی انہیں یقین دلائیں۔ تو بھی انہیں یقین نہ ہوگا۔ کہ مہاتما اپنے وعدہ پر قائم رہیں گے۔ مسٹر جناح جس طرح کانگرس سے مایوس ہوئے۔ اسی طرح اپنوں کے فرقہ دارانہ رجحانات کی وجہ سے بھی دل برداشتہ ہو گئے۔ اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ تنگ نظر سیاسیات کے ماحول سے آزاد ہو کر آئندہ زندگی انگلستان کی آزاد فضا میں بسر کریں۔ چنانچہ وہ ہندوستان سے چلے گئے۔ اور انگلستان میں پریکٹس شروع کر دی۔ لیکن خدا تعالیٰ کو ان کی یہ کنارہ کشی اور آزادروی منظور نہ تھی۔ بلکہ ان سے ایک عظیم الشان خدمت لینا مقصود تھا۔ اس لئے امام مسجد احمدیہ لنڈن مکرم درد صاحب ایم۔ اے کو اس کا ذریعہ بنایا گیا۔ انہوں نے لنڈن میں اس قیمتی جوہر کے ساتھ جو مایوسی کی وجہ سے کھویا جا رہا تھا۔ تعلقات قائم کئے۔ انہیں تلقین کرنی شروع کی۔ اور مدلل طریق سے انہیں سمجھایا۔ کہ اس نازک حالت میں سیاست کو چھوڑنا درحقیقت اپنی ساری قوم سے غداری کرنا ہے۔ مرحوم نے اپنی لیت و لعل سی مجبوریاں پیش کیں۔ مگر آخری ملاقات میں تین گھنٹے کی گفتگو کے بعد آخر وہ پھر میدان سیاست میں آنے پر آمادہ ہو گئے۔ اور یہ قرار پایا۔ کہ اس غرض سے ۷ر اپریل ۱۹۳۳ء کو مسجد احمدیہ لنڈن میں عید الضحیٰ کے موقعہ پر ہندوستان کے مستقبل پر تقریر کریں۔ اس کا سارا انتظام امام مسجد موصوف خود کریں گے۔ ایسے ہی اسکی نشر و اشاعت کا اہتمام بھی انہی کی طرف سے ہوگا۔ چنانچہ بڑی دھوم دھام سے وہ تقریب منائی گئی۔ ہر مشرب و مذہب کے ذی اثر لوگوں کو دعوت دی گئی۔ اور India of the future کے موضوع پر ہماری مسجد میں حسب تجویز آپ نے تقریر فرمائی۔ اور دنیا کے تمام مشہور اخبارات میں اس تقریر کا چرچا ہوا۔ تقریر کے ابتدا میں انہوں نے کہا۔ امام مسجد نے ترغیب دی۔ اور اس ترغیب میں ان کی فصاحت و بلاغت نے میرے لئے کوئی راہ فرار نہیں چھوڑی یعنی ان کی پرزور تحریک کی وجہ سے میں اس سیاسی سٹیج پر کھڑا ہونے کے لئے مجبور ہوا ہوں۔ ان کے الفاظ انگریزی میں یہ تھے۔ The eloquent persuation of the Amam left me no ascape

تقریر کے خاتمہ پر سامعین کی طرف سے ان پر یہ سوال بھی کیا گیا۔ کہ آیا وہ کانگرسی ہیں یا لیگی۔ تو انہوں نے اس وقت بھی کسی ایک کے ساتھ وابستگی کا اظہار کرنے کی بجائے اپنے تئیں Indipendent یعنی آزاد قرار دیا۔ یہ اعلان بھی درحقیقت اسی شدید دھکا ہی کا نتیجہ تھا۔ جو آپ کو کانگرس اور ان کے مہاتماؤں کی طرف سے نہایت گہرے تعلقات رکھتے اور مخلصانہ خدمات سرانجام دینے کے باوجود پہنچا تھا۔ ان کی وہ تقریر اپنے موضوع کی نوعیت کے علاوہ ارباب سیاست کے لئے اس لئے بھی تعجب انگیز ہوئی۔ کہ جماعت احمدیہ کی عبادتگاہ میں عید الضحیٰ جیسے مقدس دن ایک خالص مذہبی اسٹیج پر مسٹر جناح کی شخصیت رکھنے والے سیاستدان کی طرف سے وہ تقریر کرائی گئی۔ سر اڈوارڈ میکلیگن وغیرہ کے علاوہ دیگر مشہور ارباب سیاست اور سفرائے دول بھی اس تقریب میں شریک ہوئے۔ سنڈے ٹائمز لنڈن نے اپنی اشاعت مورخہ ۹ر اپریل ۱۹۳۳ء میں لکھا۔

"There was also large gathering in the ground of the Mosque in The Melrose Road Wimbledon who mr Jinna The famous Indian Moslem spoke on India's future mr Jinna made unfavourable commend on The India's white paper and the safe guards from a nationel point of view. The chairman (Sir Nairane Stewart Sandeman. M.P) took up The Churchill attitende on The subject and this led to heckling on the subject by some of The Muslim students present who were however eventually colmed by the Imam of The Mosque."

اسی طرح دیگر اخبارات Madras Mail, 7th April Evening Standard 7th April. Hindu Madras 7th April Egyptian Gazette Alexandria 8th April Statsman calcutta " West Africa 15th April میں مفصل تبصرے شائع ہوئے۔ اخبار الفضل نے بھی بر موقعہ اس مشہور واقعہ کی تفصیلات شائع کیں۔ غرض اس مبارک تقریب کے ذریعہ سے آنمرحوم کو دوبارہ میدان عمل میں لایا گیا۔ اور جب ہندوستان میں واپس آکر آپ نے مسلمانوں کی سیاست کی باگ ڈور دوبارہ سنبھالی۔ تو وہ اس یقین پر قائم ہو چکے ہوئے تھے۔ کہ جداگانہ انتخاب کی مہم کے لئے جدوجہد جاری کرنے ہی میں مسلمانوں کی نجات ہے۔ اور یہ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا ہی نقطۂ نظر صحیح اور درست تھا۔ اور پھر یہی مبارک نقطۂ نظر پیش نظر رکھ کر قائد اعظم کو مسلمانوں کی قیادت کی بہترین توفیق ملی۔ یہاں تک کہ پاکستان قائم ہو کر ہمارے لئے پنپنے کا ایک مہتم بالشان موقعہ پیدا ہو گیا۔ پاکستان کی بنیاد ہمارے امام کے ہاتھوں رکھی گئی۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید رکھتے ہیں۔ کہ المعید الاٰخر تنال منہ فتحاً عظیما کے وعدہ کے مطابق پاکستان کی یہ بنیاد مسلمانوں کے لئے مبارک ثابت ہوگی۔ یہ بنیاد ہمارے امام کے مبارک ہاتھوں سے ایسے نازک دور میں رکھی گئی۔ جب کانگرس مسلمانوں کو نیشنلزم کی لعنت میں لپیٹ کر دہریت کے آغوش میں لے جانا چاہتی تھی۔ اسی وقت ہندوازم کا یہ خطرہ بظاہر بڑا معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اسکی طرف سے خلافت وغیرہ تحریکوں میں ہمدردی کا اظہار کیا جاتا تھا۔ مسجدوں اور مندروں میں مشترکہ پلیٹ فارم کا ڈھونگ رچایا جاتا تھا۔ اور مسلمان سمجھ لیتے تھے۔ کہ دراصل ہندو ذہنیت کی کایا پلٹ چکی ہے مگر ایک طرف تو مسلمانوں سے بظاہر یہ راحت بخش اور درحقیقت تباہ کن کھیل کھیلا جا رہا تھا۔ اور دوسری طرف گولوالکر جی کے ذریعہ راشٹریہ سیوک سنگھ کی داغ بیل ڈالی جا رہی تھی۔ اس سنگھ کا سنگ بنیاد صرف اور صرف اسی مقصد پر رکھا گیا تھا۔ کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کا ہے۔ مسلمانوں کو اس ملک میں شہر داری کے حقوق نہیں دیئے جا سکتے۔"

منقول از گورکھی رسالہ پریت لڑی، الفضل مورخہ ۱۰ ۸/۴۸

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

حضرت امیر المومنین کی پرمعارف تصنیفات اور امیر غیر مبائعین

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے چنیوٹ)

جناب مولوی محمد علی صاحب (امیر و پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور) ایک عرصہ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں اپنے علمی سرمایہ کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کو اس غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں کہ چونکہ جناب مولوی صاحب موصوف کی ازعم خود تصنیفات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے زیادہ ہیں اور بقول مولوی صاحب چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصل کام تجدید دین تھا اور وہ کام محترم مولوی صاحب کی قلم سے ہو چکا ہے اس لئے یہی مولوی صاحب اور ان کی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی وارث ہے۔ مولوی صاحب موصوف کو اپنی تحریروں پر اس قدر ناز ہے کہ وہ آجکل اپنے ہر مضمون اور ہر خطبہ میں اپنی اس کارگزاری کو اپنی صداقت کے بارہ میں دلیل کے طور پر بیان کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام جناب مولوی محمد علی صاحب میں سے صادق و کاذب پرکھنے کے لئے بس ان دونوں کا پیدا کردہ لٹریچر ہی واحد حقیقی معیار ہے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کو خود اس حقیقت سے انکار نہیں کہ ان کا پیدا کردہ لٹریچر ابھی تک دنیا میں نہیں پھیلا۔ بقول خود انہوں نے "کچھ قرآن کریم کے ترجمے تو کر دیئے ہیں کہ دوسری مخلوق بھی اس کو سمجھ سکے۔ لیکن انہوں نے اور ان کی جماعت نے اسکو دنیا میں نہیں پہنچایا" (پیغام صلح ۲۳ نومبر ۱۹۴۹ء)

لیکن بایں ہمہ مولوی صاحب ہمارے مقابلہ میں اپنے تصنیف کے کام کو زور شور سے اپنے حق پر ہونے کے ثبوت میں پیش کر رہے ہیں۔

چونکہ جناب مولوی صاحب کی تعلی سے غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے کہ مبادا کسی دوست کو یہ وہم گذرے کہ واقعی جناب مولوی صاحب کی تصنیفات اپنی شان میں نرالی اور مواد اور مقبولیت یا کم از کم ضخامت کے لحاظ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصنیفات سے بڑھی اور مؤثر ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ کسی فریق کی تصنیف کی قلت یا کثرت اس کی سچائی کی دلیل نہیں۔ میں جناب مولوی صاحب کو ان کے قائم کردہ معیار پر صادق اترنے کا چیلنج دیتا ہوں۔ جناب مولوی صاحب کی اپنی تصنیفات کے متعلق لاف و گزاف کرنے کا اصل اور صحیح جواب تو وہی ہے جو خود ان کے نائب اور ان کی انجمن کے وائس پریذیڈنٹ مولوی صدر دین صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ صلح بابت ۲۳ نومبر ۱۹۴۹ء میں بالواسطہ انہیں دیدیا ہے کہ "لٹریچر پیدا کرنا اچھی چیز ہے۔ لیکن پہلے لوگوں نے بھی اسلامی علوم پر بڑی بڑی شاندار کتابیں لکھیں" (اور اس کے بعد ان بے بہا خزانوں کا ذکر کیا ہے جو اسلام میں موجود ہیں) اور پھر کہا ہے کہ "ان کے مقابلہ پر ہم نے کیا لکھا ہے اور کس چیز پر فخر ہے" خود اپنے اس اعتراف کے بعد کہ ان کا لٹریچر دنیا میں نہیں پھیلا اور اپنے نائب کی اس نصیحت کے باوجود کہ مولوی صاحب کا اپنے لٹریچر پر اترانا قطعی طور پر بے جا اور فضول ہے۔ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب کو مستقل طور پر یہ غلط فہمی لگ چکی ہو کہ اس میدان میں وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر فوقیت رکھتے ہیں تو امید ہے وہ ذیل کی سطور پر غور فرما کر اپنے دعویٰ کو واپس لینے کی اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کریں گے۔

(۱) جناب مولوی صاحب کو سب سے زیادہ ناز قرآن کریم کے اس انگریزی ترجمہ پر ہے جو انہوں نے قادیان میں رہ کر حضرت خلیفۃ المسیح اول کے قدموں میں بیٹھ کر صدر انجمن احمدیہ کا تنخواہ دار ملازم ہونے کی حیثیت سے کیا اور جسے بعد میں لاہور آکر اپنے مخصوص اور ترمیم شدہ عقائد کے رنگ میں ڈھال کر اپنے نام پر شائع کیا۔

اس کے مقابلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مضامین اور خطبات کی روشنی میں قرآن کریم کا نصف حصہ شائع ہو چکا ہے اور دوسرا نصف زیر تصنیف ہے۔ ضخامت کے لحاظ سے جو حصہ شائع ہو چکا ہے وہ جناب مولوی صاحب کی شائع کردہ تفسیر سے کسی طرح کم نہیں۔ اور مطالب اور معانی کے اعتبار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد کا آئینہ دار ہوتے ہوئے متقابل اور مخالف عقائد پر فوقیت رکھتا ہے۔ اس کا دیباچہ ہی اپنی ذات میں ایک جامع اور مؤثر تصنیف کا رنگ رکھتا ہے۔ اور مطالب اور زبان ہر لحاظ سے جناب مولوی صاحب کے پیش کردہ ترجمہ سے بہتر ہے

(۲) اس کے علاوہ جناب مولوی صاحب کو اپنی تاریخ دانی اور عام اسلامی مسائل کے متعلق اپنی کتب پر بھی ناز ہے اور یہاں تک دعویٰ ہے کہ ان کے نزدیک اس قدر زیادہ مواد اور مسالہ اور کسی مصنف کو پیش کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ ایک روحانی قائد کے لئے ضروری نہیں کہ وہ بہترین مصنف بھی ہو باوجود اس قدر کتابیں لکھے کہ اس کے مقابل اتنی کتابیں نہ لکھ سکے۔ لیکن جناب مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کے اپنے ہی قائم کردہ معیار پر وہ شکست کھا سکتے ہیں۔ چنانچہ

اپنے سیاسی نقطہ نگاہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جسقدر ٹریکٹ اور رسالے لکھے ہیں وہ جناب مولوی صاحب کی جملہ سیاسی تحریروں سے کہیں زیادہ ہیں چنانچہ

(۱) آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟
(۲) اساس الاتحاد۔
(۳) آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے پروگرام پر ایک نظر
(۴) ترک موالات اور احکام اسلام۔
(۵) سائمن کمیشن کے متعلق رائے۔
(۶) فیصلہ ورتمان کے بعد مسلمانوں کا اہم فرض
(۷) مسلمانان ہند کے امتحان کا وقت۔
(۸) مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ
(۹) ہندو مسلم فسادات اور مسلمانوں کا آئندہ طرز عمل

وغیرھم تصنیفات جن میں مسلمانوں سے متعلق سیاسی امور پر بحث کی گئی ہے۔ جناب مولوی صاحب کے سیاسی لٹریچر سے کیا بلحاظ نفس مضمون اور کیا بلحاظ ضخامت اعلےٰ اور ارفع ہیں۔

(۳) اشاعت لٹریچر کے متعلق تو مولوی صاحب کو خود مسلم ہے کہ ان کا لٹریچر دنیا میں نہیں پہنچا۔ لیکن اگر انہوں نے اس حقیقت کا اظہار محض ضمنی طور پر کیا ہو اور ان کی اس سے اصل غرض صرف اپنی جماعت کو اشاعت لٹریچر کی طرف توجہ دلانا ہو تو بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اسلام اور اسلامی مسائل کے متعلق اس قدر تصنیفات ہیں کہ جناب مولوی صاحب کو اپنی تصنیفات کی حقیقت نظر آجانی چاہیئے۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ اسلام اور دیگر مذاہب۔ اسوۂ کامل (تقریر جلسہ سیرۃ النبیؐ ۱۹۳۲ء)۔ انقلاب حقیقی۔ پیارا نبیؐ۔ تقدیر الٰہی۔ حقیقۃ الرؤیا۔ دلائل ہستی باریتعالےٰ۔ دنیا کا محسن۔ ذکر الٰہی۔ زندہ مذہب (لیکچر شملہ) سیرۃ النبیؐ۔ صداقت اسلام۔ عرفان الٰہی۔ محبت الٰہی۔ ملائکۃ اللہ۔ اور منہاج الطالبین وغیرہ تصنیفات مسلمان بنانے اور غیر مسلموں کو اسلام اور اس کی روحانی فضاء سے مانوس کرانے کے لئے جس قدر مؤثر اور مفید ہیں اس کی ایک دنیا معترف ہے۔

"اسلام میں اختلافات کا آغاز" نامی شائع شدہ لیکچر پر پروفیسر سید عبدالقادر صاحب ایم۔ اے کا ریویو آپ کو یاد ہوگا۔ نفس مضمون کے لحاظ سے کھلا وہ کونسا اچھوتا استدلال اور وہ کونسی نرالی اور مخصوص چیز ہے جو آپ نے دنیا کے سامنے پیش کی ہو اور وہ حضور کی تصنیف میں موجود نہ ہو۔ حجم اور ضخامت کے لحاظ سے آپ کی جملہ تحریرات ان کا پاسنگ بھی نہیں ہے۔ پھر وہ کونسی چیز ہے جو آپ کے نفس کو دوہرا دے رہی ہے صرف ایک "نظام نو" کی سی تحریر ہی پیش کر دیں جو کمیونزم پر برابر کی ضرب ہے

(۴) بادشاہوں۔ شہزادوں۔ وائسرائوں اور گورنروں کو تبلیغ بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو نصیب ہوئی۔ اس ضمن میں تحفہ شہزادہ ویلز۔ تحفہ لارڈ اردن۔ تحفۃ الملوک۔ دعوۃ الامیر (اردو اور فارسی) اور ویمبلے کانفرنس کا لیکچر آپ کے مطالعہ سے ضرور گذرے ہوں گے۔

میں نے عمداً آپ کے اور آپ کی انجمن کی طرف سے شائع شدہ کتب کے جواب میں حضور نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کا ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ وہ تو صرف آپ کے اعتراضات کے جواب میں لکھا گیا اور جواب ہمیشہ اصل سوال سے زیادہ واضح اور مفصل ہوتا ہے۔ اسی طرح محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کی تائید میں جو کچھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریر فرمایا ہے وہ جناب مولوی صاحب کے پیدا کردہ لٹریچر سے کہیں زیادہ ہے اور میں ان کتب کا نام اس لئے نہیں لیتا کہ یہ امر مسلمہ ہے کہ ایک ایسے شخص کا لٹریچر جو اپنے معتقدات کو برملا پیش کرتا ہو ایک دوسرے شخص کی نسبت جو اخفا اور مداہنت سے کام لیتا ہو بہر حال زیادہ ہوتا ہے۔

باقاعدہ تصنیف کی غرض سے کتب اور رسالہ جات تحریر فرمانے کے علاوہ حضور کے جو خطبات حضور کی نظر ثانی کے بعد چھپ چکے ہیں وہ بھی آپ کو معلوم ہی ہونگے۔ خطبات محمود۔ خطبات النکاح۔ خطبات عیدین اعمال صالح انہیں میں شامل ہیں

اس کے باوجود اگر جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی تصنیفات کی کثرت کا ڈھنڈورا پیٹتے رہیں تو اسکا مطلب اپنے کسی خاص مقصد کا حصول ہوگا۔ ورنہ کیا بلحاظ نفس مضمون اور کیا بلحاظ ضخامت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا خالصۃً اپنا پیدا کردہ لٹریچر اس قدر زیادہ ہے کہ مولوی صاحب کا اس کے مقابلہ میں اپنی تصنیفات کو پیش کرنے کی جسارت کرنا اپنے متعلق لوگوں کو بدظن کرنے کا موقع دینے کے مترادف ہے۔

مولوی صاحب نے شاید رائلٹی پر اثر پڑنے کے ڈر سے یا نامعلوم کسی اور وجہ سے اپنی تصنیفات کے علاوہ اپنے کسی متبع کی تصنیف کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن اگر مولوی صاحب کو یہ غلط فہمی لگی ہو کہ ان کی اور ان کی جماعت کی تصنیفات بہ حیثیت مجموعی جماعت مبائعین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصنیفات سے زیادہ متنوع زیادہ مؤثر اور زیادہ مفید ہیں تو وہ اپنے ذہن میں اپنے ساتھیوں کی تصنیفات کو بحیثیت مجموعی پرکھ کر اس کا بھی موازنہ کر دیکھیں۔

تحریک تعمیر مسجد ربوہ میں حصہ لینے والے احباب

مندرجہ ذیل چندے وصول ہو چکے ہیں

جماعت	رقم
حلقہ ناصر آباد قادیان	۲۵ — ۱۰ — ۶
" مسجد مبارک	۳۷ — ۸ — ۰
" مسجد فضل	۱۳ — ۰ — ۰
" ناصر آباد	۷۹ — ۸ — ۰
اٹاوہ۔ یوپی	۰ — ۸ — ۰
دھرمونگر	۹ — ۱۲ — ۰
کلکتہ	۷ — ۳ — ۰
بنگالو (اڑیسہ)	۶۰ — ۰ — ۰
سنتان کولم	۴۰ — ۰ — ۰
حیدرآباد دکن	۳۹۶ — ۰ — ۰
حلقہ مسجد فضل	۳۹ — ۲ — ۰
خانپور ملکی	۱۰۳ — ۰ — ۰
آسنور (کشمیر)	۱۱ — ۰ — ۰
مونگھیر	۲ — ۰ — ۰
حلقہ مسجد فضل قادیان	۵۸ — ۰ — ۰
" مسجد مبارک	۱۴۰ — ۱ — ۳
" مسجد اقصےٰ	۶۲ — ۴ — ۰
" ناصر آباد	۶۱ — ۰ — ۰
حلقہ مسجد مبارک قادیان	۱۰ — ۰ — ۰
" مسجد فضل قادیان	۵۰ — ۰ — ۰
" " "	۰ — ۱۲ — ۰
" " "	۴۹ — ۸ — ۰
حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان	۳ — ۲ — ۰
" ناصر آباد	۸۶ — ۱۲ — ۰
" اقصےٰ	۱۰ — ۰ — ۰
" مبارک	۱۶ — ۸ — ۰
فیض آباد یوپی	۱ — ۰ — ۰
رامپور اسٹیٹ	۵ — ۰ — ۰
بھاگلپور	۳۱ — ۸ — ۰
لکھنؤ	۵ — ۰ — ۰
امروہہ	۳۸ — ۰ — ۰
حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان	۲۸ — ۰ — ۰
" مبارک	۸ — ۸ — ۰
سکندرآباد	۱۱۵۶ — ۲ — ۰
میرٹھ	۷ — ۰ — ۰
حلقہ ناصر آباد قادیان	۵ — ۰ — ۰
کل میزان	۲۶۹۴ — ۱۵ — ۹

(ناظر بیت المال)

"اولڈ بوائز" تعلیم الاسلام ہائی سکول کی خدمت میں

قادیان میں ہمارا اسکول جس قدر پُر رونق اور محبوب تھا۔ اس کی کیفیت سے آپ سب واقف ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس غرض کے لئے ہمارے سکول کو جاری فرمایا۔ اور پھر جس حد تک حضور علیہ السلام کی خواہش کو آپ کے اس سکول نے پورا کیا وہ بھی آپ حضرات کو معلوم ہے۔ قادیان سے ہجرت کے بعد آپ کا یہ پیارا اسکول چنیوٹ میں آکر آباد ہوا۔ اور جس بے سروسامانی اور کسمپرسی کے عالم میں اساتذہ اور طلباء نے اپنے سکول کے بنیادی اصول کو مشعل راہ بنائے رکھا وہ سکول کی عام اخلاقی اور تعلیمی حالت اور ہماری مخصوص۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے پسندیدہ فضا سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہماری حقیر کوششوں کو نوازا اور نتائج کے اعتبار سے بھی ہمیں مظفر و منصور فرمایا۔ چنیوٹ میں ہم محض سرائے دل دستہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اس کے بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر کا سوال زیر غور ہے تاکہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے ہمیں "ربوہ" کے ماحول اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قرب کی سعادت نصیب ہو سکے۔ ان عمارتوں کی تکمیل کے لئے کم و بیش اڑھائی تین لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی مالی حالت سردست اس رقم خطیر کی متکفل نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہمارا "ربوہ" پہنچنا جس قدر ضروری ہے۔ اس کے پیش نظر صدر صدر انجمن احمدیہ کی اجازت سے احباب جماعت اور اپنے سکول کے فارغ التحصیل دوستوں سے پُرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ خود اپنے سکول کی عمارت کے اخراجات پورا کرنے کا اہتمام فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے بہت سے دوست ہمارے ہی سکول سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان میں محض اسی کے فضل سے مخیر افراد کی بھی کمی نہیں ہمارے پرانے طلباء صرف پاکستان اور ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی موجود ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے عزت اور دولت کے مالک ہیں۔ چنانچہ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے۔ کہ صرف مشرقی افریقہ میں بیسیوں ایسے معزز "اولڈ بوائز" موجود ہیں جو اکیلے ہی ان تمام اخراجات کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں محترم ملک احمد حسین صاحب بیرسٹر ڈاکٹر احمد دین صاحب۔ محترم ڈاکٹر لال دین صاحب آف کمپالہ محترم چوہدری محمد شریف صاحب۔ اور عزیزم حمید اللہ لطیف صاحب بیرسٹر اور مکرم شیخ صالح محمد صاحب اسی زمرہ احباب میں شامل ہیں۔ پس میں ان دوستوں کو اور ان کے علاوہ مشرقی افریقہ کے تمام مخلص احباب اور پاکستان اور بیرونی ممالک کے تمام "اولڈ بوائز" سے

بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کار خیر میں نہایت شرح صدر کے ساتھ حصہ لیں۔ اور اپنا عطیہ میرے نام جلد ارسال فرما کر ممنون فرما دیں۔ میں انشاء اللہ ہر عطیہ کا الفضل میں باقساط ذکر کرتا رہوں گا۔ باسم اللہ مجریہا و مرسٰہا ان ربی لغفور الرحیم۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

ضروری اطلاع

ربوہ سے متصل کی پہاڑیوں سے پتھر اور روڑی ہوئی بجری مہیا کرنے کے لئے ایگزیکٹو انجینئر صاحب ہائیکورٹ پروانشل ڈویژن کے دفتر میں ٹنڈروں کی وصولی کی آخری ۱۵-۱۲-۴۹ مقرر ہوئی ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

(نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مولوی ظفر اسلام صاحب کہاں ہیں

مولوی ظفر اسلام صاحب انسپکٹر بیت المال حلقہ منٹگمری جس جگہ بھی ہوں فوراً اپنا کام چھوڑ کر معہ اپنے ریکارڈ کے دفتر بیت المال ربوہ میں حاضر ہو جائیں اگر کوئی اور دوست یہ اعلان دیکھیں تو وہ بھی مولوی صاحب کو اطلاع دیدیں۔ (نظارت بیت المال)

تصحیح

چندہ تعمیر مسجد ربوہ کی جو فہرست مورخہ ۲-۱۱-۴۹ کو اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل دو ناموں کے سامنے جو رقوم شائع ہوئی ہیں۔ وہ غلط ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

۱۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب لاہور ۵۲۱/-

۲۔ احمد اللہ صاحب ماریشس ۱۰۰/- یکصد روپیہ۔

تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے قائم شدہ

یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینو فیکچرنگ کمپنی — جودھامل بلڈنگ — لاہور

دیانت اور امانت کا علمبردار

ہمیشہ کامیاب اور کامران رہتا ہے

دیانتداری اور خوش معاملگی ہمارا قومی امتیاز ہے

ایک دفعہ کی آزمائش آپ کو ہمارا مستقل گاہک بنا دیگی۔ ہر کاروباری معاملہ میں ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

مندرجہ ذیل مقامات پر ہماری آڑھت کی دکانیں اور گودام ہیں۔ لہٰذا کوئی چیز خرید یا فروخت یا سٹور کرتے وقت ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

(۱) یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینو فیکچرنگ کمپنی اکبری منڈی لاہور

(۲) یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینو فیکچرنگ کمپنی - تاج چیمبر کھوری گارڈن کراچی

(۳) یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینو فیکچرنگ کمپنی قندھاری بازار کوئٹہ

وکیل التجارت - تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور

پاکستان اور ہند کو اشتراکیت سے خطرہ

لنڈن ۹ دسمبر۔ لیفٹیننٹ جنرل سر فرانسس ٹوکر نے ہندوستان اور پاکستان کے برصغیر کے ان دفاعی مسائل کے متعلق جو ان کے بیان کے مطابق "ہندوستان اور پاکستان کو روسی خطرہ کی وجہ سے لاحق ہوں گے" اخبار مانچسٹر گارڈین میں شائع شدہ ایک مقالہ میں تحریر کیا ہے کہ اگر ہندوستان اور پاکستان مل کر کام نہ کریں گے تو برصغیر کا دفاع نہ ہو سکے گا اغلب مزید قمطراز ہے کہ مستقبل قریب ہی میں برصغیر کو سمندر کی جانب سے حملہ کا خطرہ ہے اگرچہ شمالی پہاڑ زمانۂ ماضی میں بری حملہ کیلئے بڑی روکاوٹ بنے رہے ہیں۔ لیکن فضائی طاقت کی ترقی کی وجہ سے یہ روکاوٹ کمزور ہو گئی ہے وہ لکھتا ہے کہ برصغیر کی حفاظت کرنے والی فوج کے پاس کافی فضائی طاقت ہو اور اس کی مدد سے وہ برما کی سرحد لباسہ افغانستان اور ایران کے دروں میں اپنے دشمن سے مقابلہ کرنے کی اہلیت رکھتی ہو تو بری فوجیں بھی برصغیر پر قبضہ نہیں کر سکتیں۔ لیکن اگر فضائی طاقت کمزور ہوئی تو بری حملہ بھی ہوگا اور نہ صرف افغانستان اور ایران کے راستہ سے ہوگا بلکہ تبت اور برما کی سرحد کی جانب سے بھی ہوگا بشرطیکہ چین برما میں کوئی مضبوط اڈا بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ (اسٹار)

زمینداروں کی کانگرس

عمان ۹ دسمبر۔ ان زمینوں اور جائیدادوں کے جو اس وقت اردن کے تحت ہیں۔ مالکان ایک جلسہ کر رہے ہیں جس میں دریائے اردن کے دونوں جانب رہنے والے زمینداروں اور شام و لبنان کے زمینداروں کے نمائندے شریک ہوں گے اس جلسے کا مقصد زمینوں کے مسائل پر بحث و تمحیص کرنا اور ان امکانی خطرات پر جو ان کے حقوق کو پیش آ رہے ہیں غور و فکر کرنا ہے (اسٹار)

جنگی کے افسروں کی ستم ظریفی

برسلز ۹ دسمبر۔ ایک فرانسیسی قومی لاٹری میں بلجیم کی ایک لڑکی نے ساڑھے سات سو پونڈ جیتے وہ یہ رقم لے کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئی۔ راستے میں جنگی کے افسروں نے اسے روک لیا اور بتایا کہ اتنی بڑی رقم ملک میں لانا منع ہے۔ اس نے جو کچھ جیتا تھا وہ ضبط ہو گیا اور وہ جب گھر واپس آئی تو اس کی جیب میں صرف ۳ شلنگ اور ۶ پنس تھے۔ (اسٹار)

کتے نے پاگل عورت کو غیر مسلح کر دیا

مانٹریال ۹ دسمبر۔ پولیس کے تربیت یافتہ کتے نے ایک پاگل عورت اور کنا ڈا کی سوار پولیس کے درمیان بندوقوں کی لڑائی سے کوئی خاص نقصان ہونے سے قبل ہی لڑائی کو بند کرا دیا۔ اس عورت نے بارہ ۱۲ گھنٹہ تک پولیس کو اپنے دروازے سے دور رکھا۔ جونہی کوئی پولیس کا سپاہی دروازہ کے قریب آتا وہ گولی چلا دیتی تاریکی میں وہ چپکے سے گھر سے نکل کر ایک کشتی میں بیٹھ کر بھاگ نکلی۔ جب وہ کنارے پر واپس آئی تو کتے نے اچھل کر اس سے بندوق چھین لی۔ عورت کو دماغی امراض کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ (اسٹار)

سکھر کے روزنامہ سے پابندی اٹھ گئی

کراچی ۹ دسمبر۔ حکومت سندھ نے ۱۶ دسمبر سے سکھر کے روزانہ اخبار نعرۂ حق پر سے پابندی اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ (اسٹار)

سنٹرل بنک کے ملازمین کی ہڑتال

کراچی ۹ دسمبر۔ سنٹرل بنک کے ملازمین ۱۲ دسمبر سے ہڑتال کریں گے منتظمین کو باقاعدہ طور پر نوٹس بھیج دیا گیا ہے۔ ان کے مطالبات کے متعلق بنک کے ایجنٹ کے غیر ہمدردانہ رویہ کے بعد کل یہ فیصلہ ان کی یونین نے کیا ہے۔ دوسری مراعات کے علاوہ ملازمین کی یونین نے تنخواہوں اور الاؤنسوں میں اضافہ کا مطالبہ کیا تھا۔ (اسٹار)

لبنانی قیدیوں کا تبادلہ

بیروت ۹ دسمبر۔ لبنانی اسرائیلی صلح کے کمیشن نے آخری اجلاس میں لبنانی شہری قیدیوں کے لبنان بھیجنے پر غور کیا۔ اطلاع ملی ہے کہ اسرائیلی نمائندے نے اپنے حکومت کی تبادلہ کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ لبنانی کابینہ فیصلہ کرنے کے لئے معاملے پر غور کرے گی۔ (اسٹار)

لبنانی عورتوں کو سیاسی حقوق

بیروت ۹ دسمبر۔ وزیر اعظم ریاض الصلح نے لبنان میں انجمن خواتین کو یقین دلایا ہے کہ وہ دن کہ جب لبنانی عورتوں کو ان کے سیاسی حقوق دئے جائیں گے قریب آ رہا ہے۔ ایوان کے صدر مسٹر صابری حمرہ نے بھی کہا ہے کہ لبنان میں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق ملنے چاہئیں۔ (اسٹار)

تبت۔ فارموسا۔ اور جزیرہ ہنان کو آزاد کرانے کی کمیونسٹوں

لنڈن ۹ دسمبر۔ چین کی کمیونسٹ حکومت نے مکمل نظم و نسق جاری رکھنے کی خاطر روپے کے لئے ماہانہ جد و جہد میں اس ہفتہ ایک قرضہ (Victory Bond) جس کی ادائیگی روپے کے بدلے چاول آٹا نفیس کپڑا اور کوئلہ سے ہو گی۔

پیکن سے اعلان کرتے ہوئے وزیر مالیات پو۔ای۔پو۔ نے کہا ہے کہ یہ عوامی قرضے یونٹ کے ہوں گے۔ یعنی دہ چھ اونس آٹا۔ چار فٹ نفیس کپڑا اور دس اونس کوئلہ کے برابر ان اشیاء کی قیمتوں کا حساب ...... چھ بڑے شہروں میں تھوک قیمتوں کے مطابق کیا جائیگا ان قرضوں پر تاہم فی صدی سود بھی ملے گا۔ اس قرضہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے چین کی نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ اس قرض کے ذریعہ سے قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے کی کوشش کی گئی ہے قیمتوں میں اضافہ فتح کا ایک لازمہ تھا اسلئے کہ عوامی فوج کی تعداد میں معقول اضافہ اور کومنٹانگ کے فوجی اور دوسری ملازمتوں کے افراد کو نئی حکومت میں جذب کئے جانے کی وجہ سے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ ملکی محاصل ان بڑھے ہوئے اخراجات کے لئے ناکافی ہیں آمدنی کی بعض صورتیں معطل بھی کر دی گئی ہیں۔ مثلاً نئے مفتوح شہر اور دیہی علاقوں کے ٹیکس معاف کر دیئے گئے ہیں۔ جنگ سنہ ۱۹۵۰ء تک بالکل ختم نہیں ہو سکے گی۔ لیکن اخراجات سنہ ۴۹ء کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوں گے اسلئے کہ فوج۔ سول سروس اور تعلیمی اداروں کے لئے پچھلے سال سے زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہو گی۔ کیونکہ ابھی جنوب مغربی چین کو آزاد کرانا باقی ہے۔ جس میں تبت فارموسا اور جزیرہ ہنان شامل ہیں۔

سنہ ۱۹۵۰ء میں عوامی فوج ساٹھ لاکھ سے زیادہ افراد پر مشتمل ہو گی۔ اور حکومت کے دوسرے عملہ اور اساتذہ کی تعداد تیس لاکھ ہو گی یعنی مجموعی تعداد نوے لاکھ ہو گی۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں صرف فوجیوں کو برطرف کرنے اور دوبارہ آبادکاری کے منصوبے تیار ہو سکیں گے۔

ان حالات کی بنا پر سنہ ۱۹۵۰ء کا سال بھی بہت مالی دقتوں کا حامل ہو گا۔ نیا سیزانیہ اور عوامی قرضہ ان ہی مشکلات پر قابو پانے کی صورتیں ہیں۔

بغداد ۹ دسمبر۔ عراقی اخبارات نے مصر کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے کہ وہ کچھ معلم عراق کو دیگا۔ نئے تعلیمی سال کے لئے زیادہ تر مصری معلم یہاں پہنچ چکے ہیں (اسٹار)

اطالیہ کی نئی سوشلسٹ پارٹی

روم ۹ دسمبر۔ اطالیہ میں کمیونسٹوں کے خلاف ایک نئی سوشلسٹ جماعت قائم ہوئی ہے گذشتہ جمعرات کے روز فلورنس میں اس کا باضابطہ قیام عمل میں آیا۔ پارٹی کا نام سوشلسٹ یونٹی پارٹی ہے اور اسکے ارکان اطالوی سوشلسٹ پارٹی (حزب مخالف) سے متعلق اداروں کے باغی افراد پر مشتمل ہیں۔ جماعت مارکسی نظریہ کو رد کرتی ہے اور ملکیتوں کو قومی بنانے کے حق میں ہے اس جماعت نے مغربی یورپ میں ایک مشترک سوشلسٹ معاشرہ قائم کرنے کا عزم کیا ہے بعض مبصرین کا خیال ہے کہ یہ نئی جماعت اطالیہ کی سب سے زیادہ مؤثر سیاسی طاقت بن سکتی ہے۔ (اسٹار)

ایران سے عراقیوں کو نکل جانے کا حکم

طہران ۹ دسمبر۔ حکومت ایران نے ایران میں رہنے والے عراقیوں کو ملک سے نکال دینے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اسکے بارے میں مزید تفصیلات موصول ہوئی ہیں اور صورت حال میں کچھ اور تبدیلی ہوئی ہے۔ حکومت کے پہلے سرکاری اعلان میں کہا گیا تھا کہ تمام عراقی پندرہ دن کے اندر ایران سے چلے جائیں۔ اس اعلان کا ایک فطری نتیجہ یہ ہوا کہ چونکہ ایران میں رہنے والے عراقیوں کی زیادہ تر تعداد تجارت پیشہ ہے اور ان میں زیادہ تر یہودی ہیں۔ اسلئے نشرو اشاعت کے ناظم ایرانشاہ رخ نے یہ بتانا ضروری سمجھا کہ اس فیصلے کو یہودیوں کے خلاف کارروائی نہیں تصور کرنا چاہیئے انہوں نے بتایا کہ اخراج کا حکم اس بدسلوکی کے جواب میں ہے۔ جو عراق میں ایرانی تاجروں کے ساتھ کی گئی ہے۔

۲۶ نومبر کو اس معاملے پر کابینہ میں پھر گفتگو کی گئی اور یہ طے کیا گیا کہ اس اخراج کے حکم کو نافذ نہ کیا جائے اور یہ کہ اس معاملے پر دوبارہ غور کیا جائے ۲۸ نومبر کو ناظم نشرو اشاعت نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان عراقیوں کو جن کے پاس قیام کا عارضی اجازت نامہ ہو اور جن پر کسی طرح شبہ کیا جائے ایک معینہ وقت کے اندر اندر ملک سے نکال دیا جائے گا پولیس کے اول بیان میں کہا گیا تھا۔ کہ ایسے لوگ جن کے پاس پندرہ دن کے اندر اندر نہ جا سکنے کی معقول وجوہات ہوں وہ میعاد میں اضافے کی درخواست دیں۔ (اسٹار)

دمشق ۹ دسمبر۔ حکومت شام نے حکومت عراق سے کہا ہے کہ وہ بغداد یا دمشق میں ایک اتحاد عربی کانفرنس بلائے (اسٹار)

نام کی تبدیلی میں نے اپنا نام "سجن مسیح" کی بجائے "ایس۔ ایم۔ سٹیفن (سجن مسیح سٹیفن)" رکھ لیا ہے۔ احباب نوٹ کر لیں۔ راقم ایس۔ ایم۔ سٹیفن کلرک جنرل پوسٹ آفس لاہور